احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 43

منگل 27 دسمبر 2005ء

روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 27 دسمبر 2005ء 24 ذیقعد 1426 ہجری 27 فتح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 289

114 واں تاریخی جلسہ سالانہ قادیان اپنی دینی روایات اور روح پرور ماحول میں شروع ہوگیا

اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا اور اس کی نعمتوں کا وارث بننا ہے تو تقویٰ کی حفاظت کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا افتتاحی خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ 114 واں تاریخی جلسہ سالانہ قادیان اپنی مخصوص دینی روایات کے ساتھ ذکر الٰہی اور عبادات کے پاکیزہ اور روح پرور ماحول میں مورخہ 26 دسمبر 2005ء کو شروع ہوگیا۔ اس جلسہ کی اہمیت و انفرادیت اس لحاظ سے دو چند ہو جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میں بنفس نفیس شرکت فرما کر اسے بابرکت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پاکستانی وقت کے مطابق صبح 9 بجکر 50 منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لائے تو جلسہ گاہ میں بیٹھے حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے جلسہ گاہ میں موجود لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ جلسہ گاہ اور سٹیج کو اس بابرکت موقع کی مناسبت سے سجایا گیا تھا۔ اور اس کی تزئین و آرائش کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے تک احباب جماعت فلک شگاف نعرے لگاتے رہے۔

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعدازاں مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

حضور انور نے دس بجکر دس منٹ پر مائیک پر تشریف لا کر اپنے پُر درد اور پُر معارف خطاب کے ذریعہ اس تاریخی جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے خطاب کے آغاز میں سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 14 تلاوت کی اور فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے 114 ویں جلسہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو اس کے مقاصد کو حاصل کرنے والا بنائے۔ ان شاملین کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں۔ حضور انور نے اپنے اس خطاب میں تقویٰ کی اہمیت و برکات اور اس کے حصول پر ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا اگر اللہ کی نعمتوں کا وارث بننا ہے اس کے فضلوں کو سمیٹنا ہے، اس کی رضا کے پھل کھانے ہیں، اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنا ہے تو تقویٰ کی حفاظت کرنا ہوگی۔ حضور انور نے نظام وصیت اور قمری لحاظ سے نظام خلافت کے سو سال پورے ہونے کا اعلان فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے جس بستی سے ان انقلابی نظاموں کا اجراء ہوا تھا۔ اسی جگہ سے قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر نے سو سال

باقی صفحہ 12 پر

جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے مہمانوں، میزبانوں اور کارکنان جلسہ کو زریں نصائح

جلسہ کا بڑا مقصد یہ یاد کرانا ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے آخر خدا کے حضور حاضر ہونا ہے

جلسہ کے استقبال کیلئے دعاؤں میں مشغول ہو جائیں تا کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بن سکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 23/دسمبر 2005ء بمقام قادیان کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 دسمبر 2005ء کو قادیان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ کی مناسبت سے مہمانوں، میزبانوں اور کارکنوں کو زریں نصائح فرمائیں اور بتایا کہ جلسہ کا بڑا مقصد یہ یاد کرانا ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے قول و فعل میں یک رنگی اور اصلاح کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تین دن بعد قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور دنیائے احمدیت اپنے گھروں میں بیٹھے براہ راست اس سے فیض پا سکے گی جس کا آغاز 1891ء میں اسی چھوٹی سی بستی سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا اس جلسہ کا ایک بڑا مقصد یہ یاد کرانا ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے آخر انسان نے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اس لئے اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے شیطان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرنا ہے زہد و تقویٰ اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرنا ہے یہ آپس کے معاشرہ کے تعلقات بھی خدا کے خوف اور زہد و تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتے اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے کیلئے بھائیوں کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب عاجزی، سچائی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہو رہے ہوں یہی جلسہ سالانہ کا مقصد ہے جلسہ کی گہما گہمی اور رونقیں شروع ہوگئی ہیں اس لئے جلسہ کے استقبال کیلئے دعاؤں میں مشغول ہو جائیں تا کہ جلسہ کی برکات اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بن سکیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ سفر بہت ہی بابرکت ہے جو دینی اور روحانی اغراض کیلئے کیا جائے اس لئے ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں جو جلسہ میں شرکت کیلئے آ رہے ہیں اور ان کو بھی جو جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش اور تڑپ رکھتے ہیں مگر آ نہیں سکے۔ جلسہ میں شمولیت کرنے والے خلافت سے محبت کی وجہ سے آ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے اخلاص و وفا کے تعلق کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی اس پیاری جماعت پر پیار آتا ہے۔ پس ان دنوں اللہ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ایک حسین معاشرہ ہے قادیان کی چھوٹی سی آبادی نے مہمانوں کیلئے اپنے گھر وقف کر دیئے ہیں۔ یہ نظارے دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے خدا کی خاطر حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اہل قادیان مہمانوں کی خوب خدمت کر رہے ہیں اللہ ان کو جزاء دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کارکنان یاد رکھیں کہ انہوں نے ہر حالت میں انتہائی وسیع حوصلگی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ یہ خدا کے مہمان ہیں ان کا احترام ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کارکنان کئی قسم کے ہیں۔ اہل قادیان ہیں۔ ہندوستان کے جنوب یا آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے ہیں جن کے رہن سہن اور معاشرہ میں فرق ہے۔ پھر پاکستان سے آنے والے کارکنان ہیں۔ سب یاد رکھیں کہ جس جذبہ کو لے کر آئے ہیں خدمت کرنی ہے ایک احمدی کا وصف یہ ہے کہ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھے اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرے۔ آنحضرت ﷺ نے مہمان کی تکریم اور مہمان نوازی کرنے کا حکم دیا ہے اس لئے خوش دلی سے مہمانوں کی خدمت کریں۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے صیغہ جات کے افسران، انچارج صاحبان اور جملہ کارکنوں کو نصیحت فرمائی کہ پیار اور محبت سے کام کریں گے تو بہتر نتائج نکلیں گے اور غیروں پر بھی نیک اثر پڑے گا۔ اپنے فرائض کو رضاء الٰہی کی خاطر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جس مقصد کو لے کر آئے ہیں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ چند دن رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ غیر ضروری توقعات نہ رکھیں۔ صاحب استطاعت مہمان میزبان سے توقعات رکھنے کی بجائے اپنا انتظام خود کریں تا کہ مستحقین کو زیادہ سہولتیں دی جا سکیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اپنا قول و فعل ایک کرنا چاہئے۔ یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آئے گی۔ قول و فعل میں یکرنگی پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ قادیان کے تقدس کو مزید اجاگر کریں اور یہ ثابت کر دیں کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں یہ بھی ایک خاموش دعوت الی اللہ ہے۔ حضور انور نے دعا کی اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے اور اس بستی کی برکتیں حاصل کرنے والا ہو۔

خطبہ جمعہ

سنت نبویؐ سے گریز تمام معاشرتی خرابیوں کی جڑ ہے

اگر سنت نبویؐ کی پیروی میں حسن خلق کو اپنا شعار بنایا جائے تو عائلی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں

آپ کے لئے لازم ہے کہ معاشرتی خرابیوں کو میرے علم میں لائیں اور یہ پرواہ نہ کریں کہ اس سے مجھے دکھ پہنچے گا

یہ دکھ میرا حق ہے جتنا زیادہ یہ مجھے پہنچے گا اتنی ہی زیادہ مجھے دعا اور اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ جمعہ ۔فرمودہ 31 / جنوری 1986ء بمقام بیت الفضل لندن کا متن

گزشتہ خطبہ میں میں نے ذکر کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاءاللہ آئندہ خطبہ جمعہ میں بعض معاشرتی خرابیوں کا ذکر کروں گا جو گھروں کی جنت کو تباہ کرنے کا موجب بنتی ہیں اور وہ مقاصد جن کی خاطر نکاح کیا جاتا ہے ان کے بالکل برعکس نتائج پیدا کر دیتی ہیں عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت سے لوگ ان خرابیوں کی وجہ سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ وہ بھی دکھ اٹھاتے ہیں جو ان خرابیوں کا موجب ہوتے ہیں اور وہ بھی جو ان خرابیوں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں کیونکہ معاشرتی خرابیاں ایسی نہیں ہوا کرتیں کہ صرف یکطرفہ دکھ پہنچائیں، پھر بھی دکھ پہنچانے والے باز نہیں آتے اور جن کو دکھ پہنچایا جا رہا ہوتا ہے بسا اوقات وہ بھی اس قسم کی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کے نتیجہ میں معاشرہ مزید بدزیب اور بدصورت اور مکروہ اور کڑوا ہو جاتا ہے۔

اس ذکر کے نتیجہ میں کچھ دوستوں نے خیال آرائی شروع کی اور بعض ذکر مجھ تک بھی پہنچے اور میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بعض ساسیں یہ انتظار کر رہی ہیں کہ ہم جو بہوؤں کے خلاف شکائتیں کیا کرتی تھیں تو اگلے خطبے میں بہوؤں کی شامت آئے گی اور بعض بہوئیں یہ امید لگائے بیٹھی ہیں کہ ہم نے جو ساسوں کے خلاف چٹھیوں کی بھرمار کی ہوئی تھی تو اگلے خطبے میں ساسیں پکڑی جائیں گی۔ بعض بیویاں خاوندوں کا تماشا دیکھنے کا انتظار کر رہی ہیں اور بعض خاوند بیویوں کا تماشا دیکھنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ بعض بچے ہیں جنہوں نے والدین کی بدخوئی کی شکایت کی ہوئی تھی وہ یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ اس دفعہ والدین پکڑے جائیں گے۔ اور بعض والدین ہیں جو اپنے بچوں کی بے راہ روی کا اور ان کی بدخلقی کا اور ان کی بے دینی کا رونا روتے ہیں اور ان کے دل میں یقین ہے کہ آج ایسے بچوں کا ذکر کیا جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ خطبہ کسی کے بھی خلاف نہیں نہ ساسوں کے خلاف ہے نہ بہوؤں کے خلاف ہے نہ بیویوں کے خلاف ہے نہ خاوندوں کے خلاف ہے نہ بچوں کے خلاف ہے نہ والدین کے خلاف ہے بلکہ محض ان برائیوں کے خلاف ہے جو جس طبقے میں بھی رونما ہوں اس طبقہ کو مجرم بنا دیتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں معاشرے میں نفرتوں کی گس گھلنے لگتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مومن کو یہ سبق ہی نہیں دیا گیا کہ انسان سے نفرت کرے بلکہ برائیوں سے نفرت کی تعلیم دی گئی ہے اس لئے جب مثال کے طور پر کہیں ساس کا نام لیا جائے یا خاوند کا یا بیوی کا یا بچوں کا یا ماں باپ کا نام لیا جائے تو اس سے ہرگز یہ مراد نہ لی جائے کہ کسی ایک خاص طبقے کو مطعون کیا جا رہا ہے۔ یہ تو سب برتن ہیں ان برتنوں میں جہاں جہاں حسن جھلکے گا یہ برتن خوبصورت دکھائی دینے لگیں گے اور جہاں جہاں بدی جلوہ نمائی کرے گی وہاں یہ بدصورت اور بدزیب دکھائی دینے لگیں گے۔ اس لئے ان کا ذکر محض تمثیلاً ہو گا کسی ایک طبقے کے خلاف کوئی بات نہیں۔

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیں جو تعلیم دیتا ہے وہی تعلیم ہے جو اس خطبے کا محرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سب برائیوں کی جڑ سنت نبوی سے گریز ہے اور جب میں سنت نبوی کہتا ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ قرآن کریم کی عملی صورت سے گریز ہے۔ بسا اوقات ایک انسان قرآن کریم کے خلاف بغاوت نہیں کرتا اور بظاہر یہ یقین رکھتا ہے کہ میں سارے قرآن پر ایمان لاتا ہوں۔ قرآن مجید لفظوں میں تعلیم دیتا ہے اور لفظوں میں تعلیم خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو جب تک عمل میں نہ ڈھلے اس کی سختی پوری طرح محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے قرآن کریم کے خلاف بغاوت نہ کرتے ہوئے بھی سنت کو اختیار کرنا آسان کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کے لفظ جب عمل میں ڈھلتے ہیں تو اسی کا نام سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن جاتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو عمل میں ڈھالنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔ سنت کی پیروی بظاہر ثانوی درجہ رکھتی ہے لیکن عملی پہلو کے اعتبار سے اولیت اختیار کر جاتی ہے۔ معاشرہ میں بھی جتنی خرابیاں ہیں ان میں سے ہر ایک کی تان اسی بات پر جا کے ٹوٹے گی کہ سنت نبویؐ سے گریز کیا گیا ہے، بعض قسم کے اعمال میں مبتلاء ہوتے ہوئے یہ سوچا ہی نہیں گیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت حال میں ہوتے تو آپؐ کا کیا ردعمل ہوتا؟ آپؐ کیا نمونہ دکھاتے؟ آپؐ کا نمونہ اتنا واضح ہے اور اتنا کھلا کھلا ہے کہ اس میں کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں اور ہر .... کے لئے یہ آسان ہے کہ اس نمونے پر نظر ڈالے، اس کا تصور کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے لگے۔ ان دنوں جتنے جھگڑے قضا میں جا رہے ہیں (اگرچہ سارے جھگڑے قضا میں نہیں جاتے مگر جتنے بھی قضا میں جا رہے ہیں) ان میں سے ہر جھگڑے کا تجزیہ یہی ہو گا کہ فریقین میں سے دونوں کسی نہ کسی پہلو سے سنت سے گریز کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائلی خرابیوں سے بچنے کے لئے سب سے بنیادی تعلیم یہ بیان فرمائی اور جس پر عمل کر کے دکھایا کہ اپنے خلق کی حفاظت کرو، حسن خلق اختیار کرو، اگر تمہارا خلق عموماً حسین ہے، نرم ہے گفتگو کا طریقہ جانتے ہو اور وہ بنیادی صفات تم میں پائی جاتی ہیں جس سے انسانیت حسین بنتی ہے تو اس کے نتیجہ میں اکثر خرابیوں کے مواقع پیدا ہی نہیں ہوں گے کیونکہ جب دونوں طرف سے معاملہ کرنے والے حسن خلق کی زینت سے آراستہ ہوں، اچھے اخلاق رکھتے ہوں تو بہت سے ایسے مواقع پیدا ہی نہیں ہوتے جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ بڑے بڑے فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک انسان ایک سخت بات کہہ دیتا ہے اگر دوسری طرف کوئی سخت مزاج کا انسان ہے تو وہ اس سے بھی زیادہ بات مقابل پر کہہ دیتا ہے اور چھوٹی سی بات بڑھتے بڑھتے بعض دفعہ قتل و خون پر منتج ہو جاتی ہے رمضان شریف میں ایسی باتوں پر قتل ہوتے دیکھے ہیں کہ دو آنے کے پکوڑے خریدنے پر ایسی گفتگو چل پڑی کہ تیرے پکوڑے خراب ہوتے ہیں، اس نے کہا تیرا منہ خراب ہے تیری ذات خراب ہے، پس رفتہ رفتہ ایک دوسرے کو جواب دیتے دیتے بات یہاں تک پہنچ گئی کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ اس طرح اس شخص کا رمضان کا روزہ ٹوٹا اور قتل عمد کی سزا کا الگ مستحق

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاءالاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ٹھہرا۔ رمضان کے مہینہ میں خصوصاً جب میں اخبارات میں جرائم کے واقعات پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ جب انسان بنیادی طور پر بدخلق ہو تو رمضان کا مبارک مہینہ بھی اس کو فتنہ وفساد سے بچا نہیں سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن خلق پر بہت ہی زور دیا کرتے تھے۔ آپؐ نے اس کو اہل وعیال سے سلوک کے ساتھ باندھ کر بیان فرمایا۔ (۔) کہ تم میں سے سب سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو خلق میں سب سے زیادہ حسین ہو **والطفھم باھلہ** اور اپنے اہل وعیال پر بہت ہی زیادہ لطف وکرم کرنے والا ہو۔ اگر یہ صفت مردوں میں پیدا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم نوے فیصد مردوں میں فساد کے محرکات اور گھروں کی زندگی تباہ ہونے کے محرکات ختم ہو جاتے ہیں۔ مرد کی بدخوئی گھروں کے تباہ کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے یوں تو عورت کی بدخوئی بھی بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن بالعموم مرد کی بدخوئی کے نتیجہ میں عورتیں بھی بدخو ہونے لگ جاتی ہیں۔ مرد بنیادی طور پر قوام ہے اس لئے مرد نے عورت کو اخلاق سکھانے ہیں۔ جیسا کہ میں آگے حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پڑھوں گا آپ نے اسی بات پر زور دیا ہے کہ اگر تم عورتوں میں حسن خلق پیدا کرنا چاہتے ہو تو اول ذمہ داری مردوں پر ہے کہ وہ حسین اخلاق کا مظاہرہ کریں تاکہ اس کے نتیجہ میں عورتیں بھی خلق کے نمونے پکڑیں اور اس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ معاشرہ حسین ہونے لگ جائے۔

ایک اور حدیث میں ذکر ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! (۔) کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہترین ہے اور میں تم میں سے اپنے اہل کے لئے بہترین ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ بیویوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ جو تم کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ جو تم پہنو انہیں بھی پہناؤ۔ چہرے پر نہ مارو برا نہ کہو۔ گھر کے سوا کہیں اور ان سے قطع تعلقی نہ کرو۔ جہاں مارنے کا ذکر ہے اس سلسلے میں آئندہ بات کروں گا۔ اس موقعہ پر میں نے یہ حدیث اس لئے اختیار کی ہے کہ اس میں آخری فقرہ بہت ہی زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔ یہ تو آپ نے بسا اوقات سنا ہے کہ جیسا معاملہ خود اپنے ساتھ کرو ویسا ہی دوسرے سے بھی کرو۔ یعنی انسان کو چاہئے کہ صرف بیویوں سے ہی نہیں بلکہ دوستوں سے بھی اور غیروں سے بھی ویسا ہی سلوک کرے جیسا سلوک وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔ .... تعلیم تو یہاں تک سکھاتی ہے کہ جو خود کھاؤ غلام کو بھی کھلاؤ جو خود پہنو غلام کو بھی پہناؤ۔ اور اپنی بیوی سے حسن سلوک کے معاملہ میں یہ بات تو ایک روزمرہ کا معمول ہے۔ لیکن حدیث کا یہ فقرہ ایک بہت غیر معمولی فقرہ ہے اس پر توجہ کی ضرورت ہے کہ اگر تم بیوی سے قطع تعلق کرو تو گھر میں کرو باہر نہ کرو۔ اس میں عورت کی عزت وشرف کے قیام کے لئے ایک بہت ہی اہم تعلیم دی گئی ہے۔ بعض مرد اپنی بیویوں کی، رشتے داروں کے سامنے یا غیروں کے سامنے، بے عزتی کرتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ان پر سختی کرو۔ قرآن کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا۔ کیونکہ آپؐ پر ہی کلام نازل ہوا۔ قرآن کریم بعض صورتوں میں عورتوں سے قطع تعلقی کی اجازت بھی دیتا ہے جیسے سوشل بائیکاٹ ہوتا ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم لوگوں کے سامنے بھی اس قطع تعلقی کو ظاہر کر دو۔ جب گھر میں کوئی آیا ہو یا کوئی غیر موجود ہو یا تم باہر نکل کر لوگوں کے گھر جاتے ہو تو اس وقت، لوگوں پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کرو کہ تمہارے اندر کوئی ناچاقی ہے اور تم اپنی بیوی سے ناراض ہو۔ اس کے نتیجہ میں اور بہت سی معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عورت کو مرد سے اور اسی طرح مرد کو عورت سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے، کہ جو کچھ تم نے ہمیں کہنا تھا علیحدگی میں کہہ لیتے، لوگوں کے سامنے کہنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر جب تم نے لوگوں کے سامنے کہا تو ہم جواب بھی لوگوں کے سامنے دیں گے۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بڑے بڑے جھگڑوں پر منتج ہونے لگتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں بسا اوقات طلاقیں بھی ہو جاتی ہیں، فتنہ وفساد پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔'' یعنی عورت کی چھوٹی سی بات کو نشوز کہہ دیا اور ہاتھ اٹھانے لگ گئے اور سوچ لیا کہ قرآن کریم مردوں کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ''ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے، درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے، اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں''۔ (ملفوظات جلد 2 ص 1)

ایک دفعہ ایک دوست کی شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتے ہیں تو آپ نے فرمایا ''ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے''۔ ادھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت .... نے کی ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں فرما دیا .... کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کے حکم پر ایسے ناجائز طریق سے عمل کراتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں اپنی ازواج مطہرات سے جو سلوک تھا اس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے تو ایک سے زیادہ خطبے درکار ہیں اور کئی تقاریر کا مضمون بن سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کی تصویریں احادیث میں بکثرت موجود ہیں کہ کیا کرتے تھے روزانہ کس طرح کا سلوک تھا اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، کھاتے، پیتے، ناراضگیوں کے وقت، صلح کے وقت، اظہار محبت کے وقت، اظہار ناراضگی کے وقت ہر قسم کے حالات میں صبح سے شام تک کے گھریلو واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث نبویؐ میں محفوظ ہیں۔ اور .... تعلیم کی خاطر امہات المومنین نے شب باشی کے واقعات بھی اس حد تک بیان فرمائے جس حد تک .... تعلیم کے لئے ضروری ہیں جو ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ساری زندگی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی ازواج مطہرات میں سے کسی کو نہیں مارا اور امر واقعہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات سے بارہا ایسی باتیں بھی سرزد ہوئیں جن کے نتیجہ میں وہ شدید ناراضگی کا مورد بھی بنیں۔ بعض اوقات ایسی باتیں بھی سرزد ہوئیں جن کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اگر کوئی اور مرد ہوتا تو گھر میں کئی قسم کے جھگڑے اٹھ کھڑے ہوتے کئی قسم کی ایسی باتیں چل نکلتیں جن کے نتیجہ میں آپس میں میاں بیوی بن کر رہنے کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہتا۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو ان کے والدین کی ناراضگیوں اور ان کی مار سے بچایا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آپس میں کچھ خفگی ہوئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند آواز سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر بولنے لگیں۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ ان سے حضرت عائشہؓ کا بلند آواز سے بولنا برداشت نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی شدید محبت تھی کہ آپؐ کی موجودگی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہاتھ اٹھانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑ کر ہاتھ روکا اور فرمایا کہ نہیں ابوبکر یہ نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ گھر سے باہر چلے گئے اور پھر کافی دن تک دوبارہ گھر نہیں آئے۔ حضرت عائشہ سے پھر بھی ناراض رہے ظاہر بات ہے کہ اپنی بیٹی سے ناراضگی کا موجب ضرور ایسی بات ہوگی جس سے انہوں نے اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہوگئی ہے۔ بہرحال ایک لمبا عرصہ انقطاع کیا۔ اور پھر جب ایک دفعہ گھر میں دوبارہ داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت ہی ملاطفت کے رنگ میں گفتگو فرما رہے تھے، باہم پیار اور محبت کی فضا تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو وہ پہلا واقعہ

یاد تھا اس لئے جس طرح پہلے نکل گئے تھے اب اس سے احسن رنگ میں گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اچھا جس طرح مجھے اپنی ناراضگی میں تم لوگوں نے شریک کر لیا تھا اب تم مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لو۔ تمہاری ناراضگی کے وقت میں داخل ہوا تھا اور ناراض ہو کے چلا گیا تھا اب تمہیں صلح کے ماحول میں دیکھ رہا ہوں اس لئے مجھے اپنے ساتھ صلح کے ماحول میں بھی شامل کر لو۔ کیسے سادہ سادہ پیارے پیارے واقعات ہیں لیکن ان میں بڑی گہرائی ہے۔ دیکھنے میں بظاہر سادہ ہیں لیکن اگر آپ ان کے اندر غوطہ لگائیں اور غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کے پس منظر میں، بہت ہی اعلیٰ درجہ کے خلق ہیں ان اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے بغیر ایسی تصویریں بن ہی نہیں سکتیں۔

روزمرہ کی زندگی میں عورتیں بیمار بھی ہو جاتی ہیں بعض دفعہ کہتی ہیں کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ مرد اسے جواب دیتا ہے کہ اچھا جاؤ جہنم میں۔ یا اور سختی کر دیتا ہے، یا غیر معمولی نرمی اختیار کر لیتا ہے اور بیماری کو غیر معمولی اہمیت دے دیتا ہے اور دونوں صورتوں میں معاشرہ خراب ہوتا ہے۔ خاوند اگر عورت کی بیماری پر توجہ نہ دے اور مناسب حسن سلوک نہ کرے۔ تب بھی اور ضرورت سے زیادہ بڑھائے تب بھی معاشرہ ضرور تباہ ہو جاتا ہے۔ بعض گھروں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بالخصوص پرانے زمانے میں تو فرضی درد میں مبتلا رہنے والے ایسے سر بہت ملا کرتے تھے۔ بعض عورتوں کو بیمار رہنے کی عادت پڑ جاتی تھی صرف اس لئے کہ وہ سمجھتی تھیں کہ خاوند اس حالت میں زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ ان کا شیوہ ہی بیماری میں مبتلا رہنا بن جاتا تھا۔ اور بعض گھروں میں خاوند کی موجودگی میں تو لازماً عورت بیمار بنی رہتی تھی۔ جب خاوند چلا جاتا تھا تو پھر اٹھ کے دوڑنے پھرنے لگ جایا کرتی تھی اور اس خاوند بیچارے کی ساری زندگی اپنی بیوی کی بیماریوں کے نخرے اٹھاتے ہوئے گزر جاتی تھی۔ اور بعض عورتوں کی بیماری کی خاوند کو پرواہ نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ بیماری کی حالت میں موت کے کنارے تک پہنچ جایا کرتی تھیں مگر بیماری کی حالت میں ان سے شدت سے کام لینے ان پر ناواجب بوجھ ڈالنے اور بیویوں کی بیماری کی پرواہ کئے بغیر مہمان بلانے کی مردوں کو عادت ہوتی تھی۔ ان کی حالت یہ ہوتی تھی کہ باہر کے معاشرہ میں اپنا چہرہ خوبصورت دکھانا اور گھر کے اندر ایسی بدصورتی کہ بیمار عورت پر بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے اور بعض عورتیں میرے علم میں ہیں جن کا ابھی نفاس کا زمانہ پورا نہیں گزرا یعنی پیدائش کے چالیس دن ابھی پورے نہیں گزرے اور جسم ابھی کچی حالت میں ہے اس حالت میں ان سے بارشوں میں باہر چارپائیاں اٹھوائی جا رہی ہیں مہمان آئے ہیں تو ان کی خدمت پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اپنی بہنوں اور اپنے دوسرے عزیزوں کے کپڑے دھلوائے جا رہے ہیں۔ اس طرح چکی میں پیسی جانے والی بعض عورتیں ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح کسی انسان کو یہ حوصلہ پڑتا ہے کہ اس قسم کے مظالم کرے۔ تو بیماریوں کو نظر انداز کر دینا یا بیماریوں کو غیر معمولی اہمیت دینا یہ دونوں باتیں خرابی کا موجب بنتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن خلق کی اگر ایک لفظ میں تعریف کی جائے تو آپؐ کی ذات میں اتنا حسین توازن تھا کہ ہر چیز اعتدال پر تھی۔ غیر معمولی محبت بھی نہیں تھی اور جتنی محبت ہونی چاہئے اس سے ایک ذرہ بھی کم نہیں تھی۔ بنیادی اصولی باتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم محبت کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے تھے اور جہاں اپنی ذات کی تکلیف ہوتی تھی وہاں بہت برداشت کر لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہی ایک واقعہ ہے کہ ایک موقعہ پر آپؐ کی ایک اور زوجہ محترمہ کے متعلق جن کا قد چھوٹا تھا۔ طعن کے طور پر اپنی چھنگلی دکھائی کہ وہ آپؐ کی بیگم جن کا قد اتنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بہت محبت تھی لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جہاں اصول کا سوال ہوتا تھا جہاں سچائیاں سامنے آتی تھیں وہاں محبتیں یوں قربان کر دیا کرتے تھے جیسے محبت کی اہمیت ہی کوئی نہیں۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو دریا پر بھی غالب آ جائے یعنی اس کی کڑواہٹ دریا کو بھی کڑوا کر دے۔ اس کا ایک ترجمہ دوسری روایت میں سمندر کا بھی بنتا ہے کہ اگر سمندر میں یہ کلمہ ڈالا جائے تو سمندر کا مزاج بدل دے، اس کا رنگ بدل دے، اس کا ذائقہ بدل دے یعنی اس کو بھی کڑوا کر دے جو پہلے ہی کڑوا ہے۔

ایک اور موقعہ پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایک دوسری بیوی کا (جن کی باری نہیں تھی) بھیجا ہوا سالن گرا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور کی محبت میں حضرت عائشہؓ کی باری کے دن اپنے ہاتھ کا پکا ہوا سالن بھیج دیا۔ حضرت عائشہؓ نے ہاتھ مار کے وہ برتن گرا دیا۔ اور برتن ٹوٹ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ کے اس فعل پر عجیب سلوک ہے۔ آپؐ کا جو ردعمل ظاہر ہوا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیسی متوازن طبیعت تھی۔ اس صورت میں ناراض بھی نہیں ہونا چاہتے تھے کیونکہ اس امر کا احتمال تھا کہ دونوں گھر رنجیدہ ہوں اور باہم شکوے پیدا ہو جائیں۔ اس صورت میں آپؐ اپنے جذبات کو دبانا بھی نہیں چاہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ سمجھیں کہ یہ بات بڑی اچھی ہوگئی ہے دوسری سوکنوں کے تعلق میں جو کچھ سلوک کروں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے برداشت کر لیا کریں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے تھے کہ عائشہؓ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے آپؐ نے سوچا اگر اس بات کو میں اپنی ذات پر لے لوں، خود تکلیف اٹھاؤں تو اس کا بہت گہرا اثر اس پر پڑے گا اور اصلاح کے لئے یہ سب سے زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو یہ نہیں کہا کہ تم برتن کے ٹکڑے اکٹھے کرو، تم نیا برتن گھر سے لا کے دو، تم یہ کرو اور تم وہ کام کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود زمین پہ جھکے اور کھانا اپنے ہاتھوں سے اکٹھا کیا، برتن کے ٹکڑے اکٹھے کئے، ان کو جوڑا اور جوڑ کے اس میں کھانا ڈالا اور فرمایا کہ عائشہ یہ کھانا کھاؤ اور خود بھی وہ کھانا کھایا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے ایک نیا برتن گھر سے نکال کر دیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ یہ برتن ان کو بھجوا دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹوٹا ہوا برتن خود جوڑ کر حضرت عائشہؓ کے سپرد کر دیا کہ یہ لو یہ تم اپنے گھر رکھو اور نیا برتن لے کر دوسری زوجہ کو بھجوا دیا۔

اب اگر آپ اس چھوٹے سے واقعہ پر غور کریں تو روزمرہ کی زندگی میں جو بہت سے فساد ہو سکتے ہیں اور ہوا کرتے ہیں وہ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر غیر محتاط ردعمل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ غصہ میں آ کر ایک خاوند عورت کے خلاف باتیں بنانی شروع کر دیتا ہے، منہ پہ تھپڑ مار دیتا ہے۔ بعض دفعہ گالیاں دینے لگ جاتا ہے کہ تم بدخلق، تمہارے ماں باپ بھی بدخلق، اور یہ اور وہ۔ وہ سارے گھر والوں کے خلاف بولنا شروع کر دیتا ہے۔ بہرحال کوئی بھی غلط ردعمل ظاہر ہو وہ آگے بہت بڑے فساد پر منتج ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک انسان تحمل بردباری اور حوصلے کے ساتھ اور عقل کامل کے ساتھ معاملہ کرتا ہے تو اس سے اعلیٰ خلق پیدا ہوتا ہے۔ اعلیٰ خلق محض جذباتی نرمی کا نام نہیں ہے۔ محض جذباتی نرمی بعض لوگوں کو بیماریوں کے طور پر ملا کرتی ہے۔ بعض بوڑھے ہیں بے چارے وہ ہر بات پہ رو پڑتے ہیں ان میں برداشت کا مادہ نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ ہیں جو ہر وقت ہنستے ہی رہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ بہت حسین خلق والا آدمی ہے، بڑا خلیق ہے، بہت ہنستا ہے۔ لیکن جہاں ذرا سی بھی آزمائش ہو یہ ہنسنے والا آدمی بعض دفعہ ایسا برا نمونہ دکھاتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ یہ بیماریاں ہیں۔ خلق کا تعلق حکمت کاملہ سے ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کامل حکمت کی بات نہ ہو اور وہ اچھا خلق ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم جو فرماتا ہے **یعلمھم الکتب و الحکمۃ** اس میں حکمت کا تعلق خلق سے ہے۔ آپؐ کے ہر فعل کے پیچھے خلق کا اتنا گہرا سمندر موجزن ہوا کرتا تھا کہ آپؐ کی زندگی کا کوئی ایک فعل بھی ایسا نہیں کہ جس کا آپ تجزیہ کریں تو اس نتیجے پر نہ پہنچیں کہ کامل عقل والے نے سوچ کر یہ نمونہ دکھایا ہے معلوم ایسے ہی ہوتا ہے کہ سوچ سمجھ کر دکھایا ہے کیونکہ جب ذہن صحیح راستوں پر چل پڑے جب ذہن متقی ہو جائے، جب سوچ صحیح سمت کو چھوڑ کر کسی اور طرف چل ہی نہ سکتی ہو تو پھر یہ بات خلق بن کر جسم کے اعضاء میں اس طرح داخل ہو جاتی ہے کہ ہر بات سوچ کر نہیں کی جاتی بلکہ خود بخود ظاہر ہونے لگتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

حکمت کاملہ کا ایک معجزہ تھی۔ آپؐ کو ایسی حکمت کاملہ عطا ہوئی تھی کہ جو صرف دماغ میں نہیں رہتی تھی بلکہ آپؐ کے اعضاء میں سرایت کر گئی تھی، آپؐ کی زندگی کے ہر ردعمل میں داخل ہو چکی تھی۔ اسی لئے آپؐ سے یہ حسین ترین اخلاق رونما ہوئے۔

ایک موقعہ پر حضرت صفیہؓ جو یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئی تھیں ان کو ایک دوسری بیوی نے یہ طعنہ دیا کہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس طعنہ پر وہ بہت رو رہی تھیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ بات پیش ہوئی تو کیا ردعمل ظاہر ہوتا ہے دیکھئے! آپؐ نے فرمایا: کیا یہ کوئی رونے کی بات ہے تمہارا تو خاوند بھی نبی ہے اور تمہارا چچا بھی نبی اور تمہارا باپ بھی نبی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہودی نسل ہونے کی وجہ سے تم جن یہودی آباء واجداد کی اولاد ہو وہ نبی تھے اور ایسے نبی تھے جن کے بھائی بھی نبی تھے۔ تو تمہارا باپ بھی نبی تمہارا چچا بھی نبی تمہارا خاوند بھی نبی، جس نے تمہیں طعنہ دیا ہے کیا وہ بھی اپنے متعلق یہ کہہ سکتی ہے؟۔ دیکھیں بات کو کس طرح کس حسین رنگ میں الٹایا ہے اور ایک غائب بیوی کے خلاف اس سے باتیں بھی نہیں کیں۔ اور حکمت کاملہ کس کو کہتے ہیں؟ پس یاد رکھیں حسن کامل یعنی اخلاق کا حسن کامل، حکمت کاملہ کے نتیجہ میں رونما ہوتا ہے۔ اور جتنا کوئی غبی اور بے وقوف ہوگا اتنا ہی زیادہ وہ بدخلق ہوگا۔

سوچ کے نتیجہ میں بھی ایک حد تک حسین اخلاق پیدا ہو سکتے ہیں لیکن سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب ہونے کے نتیجہ میں خودبخود حسین اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ سوچ کے نتیجہ میں انسان غلطیاں کر سکتا ہے کیونکہ ہر شخص کی سوچ کامل نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے سوچ کے نتیجہ میں اور تدبر کے نتیجہ میں جو اخلاق پیدا ہوں گے ان کی ضمانت کوئی نہیں لیکن سنت کی پیروی کے نتیجہ میں جو اخلاق پیدا ہوتے ہیں قرآن کریم ان کی کامل ضمانت دیتا ہے وہ کہتا ہے تمہارے لئے محمد مصطفیٰؐ اسوہ حسنہ ہیں۔ جس کے اعمال کو خدا حسین قرار دے دے اور اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی نظر جس کے اعمال پر پڑتی ہو اس میں کسی قسم کی غلطی اور ٹھوکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس آپ کے لئے ضرورت نہیں کہ مزید سوچیں، مزید تدبر کریں، غور وفکر کریں کہ ہم کس طرح اپنے اخلاق کو حسین بنائیں۔ آپ کا تو صرف اتنا کام رہ گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے واقف ہوں اور اس سے محبت کریں اور اس محبت کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنانے لگ جائیں۔ اگر حسین سے محبت ہو جائے تو لازماً اس کا حسن محبت کرنے والے میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ اگر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت ہو جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ جن باتوں میں آپ کو سنت کا علم نہیں بھی ہوگا ان باتوں میں بھی آپ سے سنت والے اعمال رونما ہونے لگ جائیں گے۔ کل سے محبت کرنے کا اک فطرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اجزاء کا علم نہ بھی ہو تو وہ خودبخود درست ہونے لگتے ہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بیمار ہوتے تھے تو اپنی ازواج مطہرات پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے تھے۔ جب وہ بیمار ہوتی تھیں تو ان کے ساتھ حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ روزانہ گھر کے کاموں میں حصہ لیا کرتے تھے اپنے کپڑے خود سیا کرتے تھے، اپنے جوتوں کو بھی بعض دفعہ خود پیوند لگایا کرتے تھے۔ روزمرہ کے کاموں میں اپنی بیویوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ آج کل اگر کسی مرد سے کہا جائے کہ تم بھی گھر کے کاموں میں دلچسپی لو، تم بھی اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاؤ اور اس پر بے وجہ بوجھ نہ ڈالو، اگر وہ خود شوق سے خدمت کرتی ہے تو اس سے خدمت لو، وقت بے وقت بیمار دیکھ کر اور مصیبت میں دیکھ کر بھی اس کو خدمت پر مجبور کرنا یہ سنت نبوی کے خلاف ہے، ایسا مرد بعض دفعہ یہ کہتا ہے کہ جی وہ اور وقت تھے، ہم تو بڑے مصروف ہیں، اس مصروف زندگی میں بھلا ہو سکتا ہے کہ ہم باہر بھی کام کریں اور گھر آ کر بھی عورت کی مدد کریں۔ وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ جب سے انسان بنا ہے اور جب تک رہے گا ساری دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مصروف کوئی اور انسان نہیں تھا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ آپؐ کا مصروف الاوقات ہونا اتنا حیرت انگیز ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک معجزہ معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ سارا دن تجھ پر اتنے کام ہیں، اتنے بوجھ ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ تو ہر وقت ہماری یاد میں محو رہنے کے باوجود ان کاموں سے الگ نہیں ہو سکتا اس لئے اے میرے بندے رات کو اٹھ کر مجھے ملا کر، رات کو اٹھ کر عبادت کیا کر۔ اس سے زیادہ قطعی گواہی کسی کے مصروف الاوقات ہونے کی نہیں ہو سکتی۔ اس کے باوجود آپؐ روزمرہ کے گھر کے کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ کیا اس سے بہتر کام کرنے کا موقع آپؐ کے پاس نہیں تھا؟ یقیناً تھا۔ بے انتہا کام تھے ساری دنیا کی اصلاح کا بیڑا قیامت تک کے لئے اٹھانا اور پھر دشمنوں میں گھرا ہوا ہونا اور ادنیٰ سے ادنی خادم کی خبر گیری کرنا اور اس کے دکھ دور کرنے کی فکر رکھنا اور اس کے لئے دعائیں کرنا۔ صرف ان لوگوں کے لئے نہیں بلکہ نسلاً بعد نسل آنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرنا اور فوت شدگان کے لئے بھی دعائیں کرنا اور دعائیں بھی وہ جن کا آغاز انسانیت سے بھی تعلق ہے اور انجام انسانیت سے بھی تعلق ہے۔ الغرض بے شمار مسائل تھے جن کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ زندگی کی ہر دلچسپی کے موضوع پر آنحضرتؐ نے تعلیم دینی تھی اور پھر اس تعلیم کی حکمت سمجھانی تھی۔ کتنے بڑے کام ہیں! ایک ایسا مصروف الاوقات گھر میں بیٹھا اپنی جوتی کو بھی پیوند لگا رہا ہے۔ اپنے پھٹے ہوئے کپڑے بھی سی رہا ہے، کھانے پکانے میں اپنی بیوی کو چیزیں پکڑا رہا ہے اور اس کی مدد کر رہا ہے۔ ٹوٹے ہوئے برتن جوڑ رہا ہے تا کہ کسی دوسری بیوی کی دل شکنی نہ ہو جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ لوگ اپنے گھروں میں یہ نمونہ کیوں نہیں پکڑتے۔

اس قسم کے مرد اگر آج کے معاشرہ میں پیدا ہوں تو بہت سی خرابیاں (جو بعد میں دوسروں کی طرف سے رونما ہونے لگتی ہیں مثلاً بیویوں کی طرف سے یا بچوں کی طرف سے یا دوسرے ملنے جلنے والوں یا گھر والوں کی طرف سے تو وہ) سرے سے پیدا ہی نہ ہوں۔ خدا نے مرد کو قوام بنایا ہے اگر مرد گھر میں اچھا نمونہ دکھائے اور اس نمونہ کو جاری کرے تو لازماً اس کے نتیجہ میں بہت ہی زیادہ حسین معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت بیماری کے متعلق بھی ملتی ہے۔ آپؓ ایک دفعہ بیمار ہوئیں۔ سر میں شدید درد تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؓ نے شکایت کی کہ یارسول اللہؐ! میرے سر میں سخت درد ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں انشاء اللہ آرام آ جائے گا۔ آپؐ نے بڑے پیار سے اور تسلی سے اس بات کا اظہار کیا۔ وہ زمانہ ایسا تو نہیں تھا کہ بنی بنائی دوائیاں گھر میں موجود ہوں کہ فوراً ایک ٹکیہ کھلائی اور سر درد دور ہو گئی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک فقرہ ہی دراصل شفاء تھا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے اگلے حصہ سے ہی پتہ چل رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات دعا بن جایا کرتی تھی۔ آپؐ نے تو پیار اور دعا کے رنگ میں فرمایا انشاء اللہ آرام آ جائے گا، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی سر درد اس وقت ہٹ گئی ہوگی۔ کیونکہ اگلی بات سے پتہ لگتا ہے کہ سر درد والا آدمی ایسی بات نہیں کیا کرتا۔ فوراً بولیں کہ آپؐ کو کیا ہے میں مر جاؤں گی تو آپؐ کوئی اور شادی کر لیں گے یعنی فکر یہ پڑ گئی کہ میرے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور عورت گھر میں نہ لے آئیں۔ آپؐ نے فرمایا! عائشہ! نہیں میں فوت ہو جاؤں گا اور تم زندہ رہو گی۔ حضرت عائشہؓ ساری عمر اس بات پر پچھتاتی رہیں اور ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے شدید دکھ ہے کہ میں نے اس وقت یہ کیا بات کہہ دی تھی۔ آپؓ جان گئی تھیں کہ جو کلمہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکل رہا تھا وہ دعا بن رہا تھا۔ آپؓ کو جو بعد کی لمبی تنہائی کی زندگی برداشت کرنی پڑی اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لمبی جدائی دیکھنی پڑی تو انہیں پتہ لگا کہ آپؐ کے بغیر جینا بھی کیا جینا ہے۔ اس وقت آپؓ پچھتاتی تھیں کہ کاش میں نے یہ نہ کہا ہوتا اور میں ہی آپؐ کی زندگی میں فوت ہو جاتی۔ ....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طعن وتشنیع کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپؐ کے متعلق تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ آپؐ کسی کو کسی قسم کا طعنہ دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات تو تھی ہی بہت ارفع واعلیٰ آپؐ کے صحابہؓ کی ذات سے بھی یہ بات بہت بعید تھی کہ وہ کبھی طعن وتشنیع کے مرتکب ہوتے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ دشمن طعنے دیا کرتے تھے۔ کافر

مسلمانوں کے خلاف طعن وتشنیع کیا کرتے تھے۔قرآن کریم میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ مسلمان کافروں کو طعنے دیتے تھے اس لئے طعن وتشنیع سے اجتناب بہت ہی ضروری ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو طعن وتشنیع کو اتنا ناپسند فرماتے تھے کہ ایک موقعہ پر فرمایا۔طعنہ زنی کرنے والا، دوسروں پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا، یاوہ گو اور زبان دراز اور جو ہو سو ہو مومن نہیں ہو سکتا۔یہ توقعات تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ایمان لانے والوں سے۔برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل ہر گھر ان ناروا باتوں کی آماجگاہ بنا ہوتا ہے۔اچھے گھروں میں کم طعنہ زنی ہے برے گھروں میں بہت زیادہ ہے۔غیروں میں طعنہ زنی بہت ہی شدت سے پائی جاتی ہے لیکن احمدی گھروں میں بھی موجود ہے۔کون کہہ سکتا ہے کہ آج احمدی گھر طعنہ زنی سے پاک ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں کے نتیجہ میں طعنہ زنی کی جاتی ہے جس سے سارا معاشرہ تلخ ہو جاتا ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات بظاہر چھوٹی ہے لیکن اگر سمندر میں بھی ڈالی جاتی تو اس پر غالب آجاتی یہ بات ہرگز مبالغہ کا اظہار نہیں ہے امر واقعہ یہ ہے کہ معاشرہ کے بھی سمندر ہوا کرتے ہیں اور معاشرہ کے سمندروں کا رنگ بدلنے میں سب سے زیادہ کام طعنہ کرتا ہے۔معاشرہ کے سمندر کا مزاج کڑوا کرنے میں سب سے زیادہ ذمہ دار طعنہ ہوا کرتا ہے بعض قسم کے طعنے گھروں میں رواج پکڑ جاتے ہیں۔مثلاً چھوٹے قد کا طعنہ، بیماری کا طعنہ، ذات پات کا طعنہ، یہ طعنہ کہ اپنے گھر سے تم لے کر کیا آئی تھیں۔یا یہ طعنہ کہ اپنے گھر میں تو میں ناز سے پلا کرتی تھی میں کس اجاڑ گھر میں آگئی یہاں تو یہ بھی نہیں ملتا اور وہ بھی نہیں ملتا۔یہ وہ طعنے ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔الا ماشاء اللہ اکثر گھروں میں کسی نہ کسی شکل میں یہ طعنے پائے جاتے ہیں، جہیز کا طعنہ یا بَری کا طعنہ یا خداتعالیٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاء کے بارہ میں بھی طعنہ مثلاً عورتوں کو اولاد کا طعنہ دیا جاتا ہے کہ اس کے ہاں تو اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اس طرح اس کی زندگی تلخ کر دی جاتی ہے۔بعض دفعہ تو بیچاری عورتوں کے دل بیٹے نہ ہونے کے طعنوں کے ذریعہ چھلنی کر دیئے جاتے ہیں۔بعض مرد ایسے ہوتے ہیں جن پر حیرت ہوتی ہے کہ اولاد ہونے یا نہ ہونے کے تعلق میں ان کو کس طرح پتہ چلا کہ قصور بیوی کا ہے۔ہوسکتا ہے کہ مرد کا قصور ہو کہ بیٹی پیدا ہوتی ہے اور بیٹا پیدا نہیں ہوتا۔

مجھے ایسے لوگوں کا علم ہے کیونکہ ساری دنیا کی جماعت مجھ سے تو کچھ بھی نہیں چھپاتی۔سارے حالات جو گھروں میں گزرتے ہیں وہ مجھے بے تکلف لکھتے رہتے ہیں۔جس طرح انسان اپنے ماں باپ کو لکھتا ہے اسی طرح ساری دنیا میں جو کچھ گزر رہی ہے اس کی تصویر میرے سامنے روز بنتی چلی جاتی ہے۔بعض عورتیں مردوں کے متعلق لکھتی ہیں کہ میرے بیٹی پیدا ہوئی ہے، تین بیٹیاں ہو گئیں، چار ہو گئیں اور وہ میری جان کھا رہا ہے کہتا ہے میں اور شادی کروں گا میں تمہیں طلاق دے دوں گا، میں یہ کروں گا وہ کروں گا، تمہارے بیٹا کیوں پیدا نہیں ہوتا۔ایک صورت میں تو ایک عورت نے یہاں تک لکھا کہ مجھے بیٹی پیدا ہونے کے بعد شدید مارا کہ منحوس عورت تم ایک اور بیٹی لے آئی ہو۔اگر یہ درست ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ درست ہے یا غلط ہے لیکن اگر یہ واقعہ کہیں ہوا ہے تو بہت ہی قابل مذمت ہے، بہت ہی قابل شرم ہے۔انسان انسان کو طعنہ دے تو یہ بھی درست نہیں مگر یہ تو خدا کو طعنہ دینے والی بات ہے کیونکہ یہ چیزیں تو اپنے اختیار میں نہیں ہیں۔بعض بچیاں ایسی ہیں جن کے اولاد نہیں ہو رہی اور اس کے نتیجہ میں مسلسل ان کی زندگی عذاب میں مبتلا کی گئی ہے۔وہ اپنے خطوں میں صرف یہ نہیں لکھتیں کہ ہمیں بچے کی خواہش ہے کہتی ہیں کہ ہمارے ساس اور سسر ہمارے رشتہ دار ہم سے اس طرح سلوک کرتے ہیں جس طرح ہم اچھوت ہیں اور فالتو انسان کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں، گویا اس گھر میں ہمارا حق ہی کوئی نہیں اس لئے کہ ہمارے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔خاوند نرم مزاج ہونے کے باوجود مجبور ہوتا چلا جا رہا ہے دن بدن اس کے بھی اعصاب ٹوٹ رہے ہیں یوں لگتا ہے جیسے گھر والوں کی نگاہ میں وہ دونوں مجرم ہیں ان کی زندگی جرم بن گئی ہے۔حالانکہ اولاد فی ذاتہ (اس کی خواہش خواہ کتنی بھی ہو) کوئی ایسی چیز نہیں کہ اولاد برائے اولاد طلب کی جائے۔حضرت مسیح موعود نے اس موضوع پر متعدد مرتبہ جماعت کو نصیحتیں فرمائی ہیں۔دو تین نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اولاد کو فی الحقیقت انسانی زندگی میں کیا اہمیت حاصل ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اکثر لوگ مجھے گھبرا کے خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔اولاد کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ بعض نادان اولاد کے مرجانے کے سبب دہریہ ہو جاتے ہیں بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خداتعالیٰ کا شریک بن جاتی ہے۔بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ ملحد اور بے ایمان بن جاتے ہیں۔بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔بعض بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں تو وہ ماں باپ کے واسطے سلب ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں۔اولاد تو بہت بڑا ابتلاء ہے۔‘‘

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خداتعالیٰ کو مقدم رکھو دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ایک نہیں کروڑ اولاد مرجائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔‘‘

اس کو کہتے ہیں ایمان ایک طرف یہ حال ہے کہ اولاد کی محبت میں لوگ دہریہ ہو رہے ہیں یا خدا نے بیٹا دیا اور واپس لے لیا تو ساری زندگی اس شک میں مبتلا رہے کہ خدا تھا بھی کہ نہیں یا اگر تھا تو کہیں ظالم تو نہیں تھا جس نے ایک بیٹا دیا اور واپس لے لیا یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہمارا کیا حال ہوگا۔حضرت مسیح موعود اس کے مقابل پر اپنے رب سے یہ تعلق رکھتے ہیں کہ فرماتے ہیں ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی ہے تو کوئی غم کی بات نہیں اگر اولاد زندہ بھی رہے تو خداتعالیٰ کے فضل کے بغیر وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول طور پر اپنی اصلاح کرو۔اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خداتعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکان ابوھما صالحا ان کا والد صالح تھا، یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔پس اس مقصد کو حاصل کرو۔اولاد سے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا۔اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ جس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 ص 110)

یہ نکتہ کی بات ہے بہت ساری بددیانتیاں انسان اپنی زندگی میں اس لئے کر رہا ہوتا ہے کہ اولاد کی غلط محبت ہوتی ہے اور اس کو پتہ ہی نہیں کہ میں کیسی محبت کر رہا ہوں۔یہ جو نکتہ ہے ایک بہت ہی باریک ذہن اس نکتہ کو اخذ کر سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود کی ذہنی افتاد اور آپ کے لطیف انداز بیاں کا پتہ چلتا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ روزمرہ کی زندگی میں جو رشوتیں لی جا رہی ہیں، ہر قسم کی حرامخوری ہو رہی ہے لوگوں کے مال ضبط کئے جا رہے ہیں اس کی کنہہ میں اولاد کی محبت کا بھی دخل ہے۔لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اولاد کے لئے بہت کچھ اکٹھا کرلیں اور اپنے پیچھے چھوڑ جائیں۔تو جس اولاد کی تمنا خود گناہ میں مبتلا کر رہی ہے اس اولاد کے ہونے یا نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے یہی فرق پڑ سکتا ہے کہ اولاد نہ ہوتی تو اس کے لئے بہتر تھا۔یہ ہے وہ باریک نتیجہ جو حضرت مسیح موعود نکال رہے ہیں۔فرماتے ہیں کہ ’’بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو

اس جائیداد کی وارث ہوتا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔'' پس اگر اولاد کے لئے خواہش تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔ لیکن اگر اولاد نہ ہونے کے نتیجہ میں انسان خود بھی خادم دین نہ رہے بلکہ کہیں کا نہ رہے تو یہ کونسی عقل کی بات ہے۔ اولاد کی تمنا کا مقصد ہی حضرت مسیح موعود یہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ نیک ہو اور اگر اولاد نے نیک نہیں ہونا تو اس سے اولاد کا نہ ہونا بہتر ہے۔ یہ نتیجہ نکل رہا ہے آپ کے ارشاد سے۔ اور یہ پہلو اکثر اولاد کی تمنا کرنے والوں کے ذہن میں نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اولاد کے ابتلاء میں مبتلاء ہو کر اپنے ایمان کو بھی کھو دیتے ہیں۔

ذکر میں اولاد نہ ہونے کے طعنہ کا کر رہا تھا۔ اس ضمن میں چونکہ ایک بڑی اہم بات کی طرف توجہ دلانی تھی اس لئے میں نے اصل مضمون سے تھوڑا سا گریز کیا ہے۔ کہہ میں یہ رہا تھا کہ اولاد کا طعنہ بھی ہمارے معاشرہ میں ایک روزمرہ کا طعنہ ہے۔ لڑکا نہ ہونا یا کوئی بچہ نہ ہونا یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے ایسے طعنوں سے بھی گریز کرنا چاہئے۔ بے وجہ ایسے لوگوں کی زندگیاں کیوں برباد کرتے ہیں جن کے بس میں کوئی چیز نہیں ہے۔

چونکہ اب دیر ہو رہی ہے (میرا خیال تھا کہ گھنٹہ سے کم خطبہ ہونا چاہئے اس لئے تھوڑا سا وقت زیادہ ہو گیا ہے) اس لئے انشاء اللہ باقی مضمون آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔ میرے لئے یہ بہت ہی تکلیف دہ باتیں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے روز میرے علم میں یہ باتیں آتی ہیں اور جب میں بعض ایسی باتوں کا خطبات میں ذکر کرتا ہوں تو بعض لوگ غلط ردعمل دکھاتے ہیں اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضرت صاحب کو خط ہی نہ لکھا کرو۔ یہاں لندن میں بھی کچھ دن ہوئے ایک تقریب ہوئی تھی عورتوں میں سے ایک خاتون نے اپنی طرف سے ایک رنگ میں مجھ سے تعلق خاطر کا اظہار کیا۔ انہوں نے دوسری خاتون سے کہا کہ بڑی بے قوف ہو تم عورتیں! تم اٹھتی ہو اور چھوٹی چھوٹی باتیں حضور کو لکھ دیتی ہو اور تکلیف پہنچاتی ہو۔ یہ تکلیف میرا حق ہے اور آپ کا فرض ہے کہ یہ تکلیف مجھے پہنچائیں کیونکہ میں جواب دہ ہوں۔ جماعت کی حالت سے بے خبر رہ کر جو سکون ہے وہ مجھے نہیں چاہئے۔ مجھے معلوم ہونا چاہئے کہ جماعت پر کیا گزر رہی ہے اور جماعت کس حالت میں سے گزر رہی ہے اور کس طرف اس کا رخ ہے۔ اس لئے ہرگز اس بات سے نہ رکیں۔ کوئی کیسی بھی نصیحت کرے ان باتوں کو مجھ سے چھپانے کی کوشش نہ کریں۔ مجھے پتہ نہیں چلے گا تو میں کیسے اصلاح کی کوشش کروں گا۔ مجھے پتہ نہیں چلے گا تو میں کیسے ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کروں گا جو خدا نے میرے ذمہ ڈالے ہیں۔ اس لئے بے تکلف ہو کر یہ تکلیف پہنچائیں۔ آپ کے لئے لازم ہے اور آپ پر فرض ہے کہ جب بھی ایسی باتیں معاشرہ میں نظر آئیں جو قرآن وسنت کے خلاف ہیں جو ہمارے معاشرہ کو دکھ پہنچا رہی ہیں وہ ساری باتیں وہ سارے دکھ میرے دل میں منتقل کر دیا کریں۔ جتنا زیادہ یہ دکھ پہنچے گا اتنا ہی زیادہ مجھے دعا کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ مجھے اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اس لئے جب میں نے وہ بات سنی تو یہ مصرعہ میرے ذہن میں آ گیا۔

ع تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرو کہ مجھے کیا ہوتا ہے کیونکہ جب مجھے کچھ ہوگا تو جماعت کو فائدہ پہنچے گا۔ میں ہی تسکین میں بیٹھا رہوں گا تو تمہاری بیماری کا کیا بنے گا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے اسپرین دے دے کر بعض دردوں کو دبا دیا جاتا ہے اور بیماری اپنی جگہ پنپتی رہتی ہے۔ ایسے سکون کی نہ آپ کو ضرورت ہے نہ مجھے ضرورت ہے۔

پس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ ہمیں اصلاح معاشرہ کی توفیق بخشے کیونکہ اصلاح معاشرہ کے بغیر حقیقت میں (۔) کا غلبہ دنیا پر نہیں ہو سکتا۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں اس کی تفصیل میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ وقت پہلے ہی زیادہ ہو چکا ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ............

اگر آپ اس آرزو میں جیتے ہیں کہ کسی طرح ساری دنیا پر دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ جائے تو یاد رکھیں اور اس بات کو کبھی نہ بھلائیں کہ اصلاح معاشرہ کے بغیر یہ بات نہیں ہوگی۔ آپ کو لازماً معاشرہ کی اصلاح کرنی پڑے گی............۔

(الفضل کی بندش کی وجہ سے حضور کا یہ خطبہ جمعہ دو اقساط میں ضمیمہ ماہنامہ مصباح اور ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ماہ دسمبر 1986ء میں شائع ہوا تھا۔ الفضل میں یہ خطبہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **54348** میں زکی ناصر

ولد ناصر احمد قوم راجہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح کالونی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زکی ناصر گواہ شد نمبر 1 عمران حمید بٹ ولد حمید اللہ بٹ گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر 26532

مسل نمبر **54349** میں امتہ الحنان حرا

بنت شاہد پرویز قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ب منعم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 80-7 گرام مالیتی -/12480 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحنان حرا گواہ شد نمبر 1 عبدالستار خان ولد حافظ عبدالکریم گواہ شد نمبر 2 محفوظ حمد عابد ولد چوہدری دین محمد

مسل نمبر **4350** میں صغراں بیگم

زوجہ ظہور دین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 88/ج۔ب ہسیانہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین ایک ایکڑ واقع سانگلہ ہل مالیتی اندازاً -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 4 تولے مالیتی اندازاً -/40000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صغراں بی بی گواہ شد نمبر 1 ظہور دین خاوند گواہ شد نمبر 2

ابرار احمد نذیر احمد

مسل نمبر 54351 میں رشیدہ بیگم

زوجہ چوہدری حمید اللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرگ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ پلاٹ برقبہ 9مرلہ واقع نارووال شہر مالیتی 250000/- روپے۔(یہ پلاٹ حق مہر بصورت 10 تولے زیور فروخت کرکے لیا گیا تھا)۔اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رشیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم لسکانی وصیت نمبر 24607 گواہ شد نمبر 2 حمید اللہ ولد غلام حیدر

مسل نمبر 54352 میں احمد فراز بابر

ولد ابرار احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 88/ر ج ۔ب ھسیانہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احمد فراز بابر گواہ شد نمبر 1 محمد زکریا مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد والد موصی

مسل نمبر 54353 میں امتہ الشافی

بنت چوہدری مقصود احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرگ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الشافی گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم لسکانی وصیت نمبر 24607 گواہ شد نمبر 2 رفیع اللہ ولد مقصود احمد

مسل نمبر 54354 میں یاسر محمود

ولد محمود احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد یاسر محمود گواہ شد نمبر 1 محمود احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 تسلیم احمد ولد شوکت علی

مسل نمبر 54355 میں شازیہ اظہر

زوجہ محمد اظہر قوم جٹ رانجھہ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقرئی زیور 5 تولے مالیتی 2000/- روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند 25000/- روپے۔3۔طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی 35000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 300/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شازیہ اظہر گواہ شد نمبر 1 محمد اظہر خاوند گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد ولد چوہدری غلام احمد مرحوم

مسل نمبر 54356 میں عائشہ صدیقہ

بنت شیخ انوار احمد قوم شیخ پراچہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عائشہ صدیقہ گواہ شد نمبر 1 اثمار احمد پراچہ ولد انوار احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی

مسل نمبر 54357 میں سعید احمد سہیل

ولد میاں محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ ایک کنال کا 1/2 حصہ اندازاً مالیتی 2000000/- روپے۔2۔سرمایہ کاروبار بصورت تجارت 3000000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 40000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد سہیل گواہ شد نمبر 1 عامر سہیل ولد سعید احمد سہیل گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 54358 میں بشیر احمد خالد

ولد منیر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 25000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشیر احمد خالد گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 محمد یونس بھٹی وصیت نمبر 20564

مسل نمبر 54359 میں ثمرہ خالد

زوجہ بشیر احمد خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر 50000/- روپے۔2۔طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً 50000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثمرہ خالد گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد خالد خاوند موصیہ

مسل نمبر 54360 میں راشدہ مبشر

زوجہ مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولے مالیتی 45000/- روپے۔2۔حق مہر 15000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ راشدہ مبشر گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد وصیت نمبر 21058 گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف ولد مبشر احمد

مسل نمبر 54361 میں مسرت پروین

زوجہ چوہدری منور احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/1500 روپے۔2۔ بینک بیلنس (از ترکہ والد)-/300000 روپے۔3۔ طلائی زیور 2 تولے اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مسرت پروین گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشارت احمد ولد چوہدری فتح دین مرحوم گواہ شد نمبر 2 چوہدری منور احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 54362 میں آصفہ خاں

بنت احسان اللہ قوم جٹ پڑھیار پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی بالیاں مالیتی -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آصفہ خاں گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید گوندل ولد ریاض احمد

مسل نمبر 54363 میں احسان اللہ

ولد محمد یوسف قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔اڑھائی ایکڑ زرعی اراضی واقع صابو بھڈیار مالیتی اندازاً -/1000000 روپے۔2۔10 مرلہ رہائشی مکان صابو بھڈیار مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت بصورت زمین والدہ مجھے مبلغ -/30000 روپے سالانہ امداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احسان اللہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد ولد غلام رسول گواہ شد نمبر 2 منیر احمد ولد اکبر علی

مسل نمبر 54364 میں حبا احسان

بنت احسان اللہ قوم جٹ پڑھیار پیشہ طالب علم عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حبا احسان گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد ولد احسان اللہ

مسل نمبر 54365 میں رملہ ریاض

بنت ریاض احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رملہ ریاض گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد گورایہ مربی سلسلہ ولد محمد حسین حیدر مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل طاہر معلم وصیت نمبر 33526

مسل نمبر 54366 میں فرزانہ نزہت

بنت شیخ محمد بشیر قوم شیخ پیشہ طالب علم 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیاپور ضلع لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی انگوٹھی بوزن 5 گرام مالیتی -/4600 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرزانہ نزہت گواہ شد نمبر 1 میاں مظفر الحق ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 35484 گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد رمیز ولد شیخ محمد بشیر

مسل نمبر 54367 میں شیخ محمد رمیز

ولد شیخ محمد بشیر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیاپور ضلع لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شیخ محمد رمیز گواہ شد نمبر 1 میاں مظفر الحق ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 35484 گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد احسن وصیت نمبر 37426

مسل نمبر 54368 میں قانتہ عزیز

زوجہ عبدالعزیز گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی نمبر 3 ثناء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔2۔طلائی زیور 42-100 گرام مالیتی -/30100 روپے۔3۔ پلاٹ 10 مرلہ واقع محلہ نصیرہ آباد مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ قانتہ عزیز گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز گوندل وصیت نمبر 28498 گواہ شد نمبر 2 حاجی عبدالرشید وصیت نمبر 29457

مسل نمبر 54369 میں خالدہ پروین

زوجہ ناصر احمد شہید مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور اڑھائی تولہ مالیتی -/23000 روپے۔2۔حق مہر اداشدہ -/8000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000+1300 روپے ماہوار بصورت پنشن+وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ خالدہ پروین گواہ شد نمبر 1 مختار احمد ولد خلیل احمد گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم مربی سلسلہ وصیت نمبر 36958

مسل نمبر 54370 میں فوزیہ نسیم

بنت محمد اکبر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 2 تولہ اندازاً مالیتی -/18000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فوزیہ نسیم گواہ شد نمبر 1 محمد اکبر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ولد محمد حسین شاہد

مسل نمبر 54371 میں نذیر احمد

ولد دین محمد قوم جٹ وینس پیشہ کاشتکاری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 427.T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی بارانی 3/ ایکڑ اندازاً مالیتی -/135000 روپے۔ 2۔ کچا رہائشی مکان مالیتی -/25000 روپے۔ 3۔ مویشی مالیتی -/37000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر ولد چوہدری فضل کریم گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد مشتاق احمد

مسل نمبر 54372 میں خان محمد چھٹہ

ولد پیراں دتہ قوم چھٹہ پیشہ زمیندارہ عمر 81 سال بیعت 1962ء ساکن چک نمبر 367/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 10/ ایکڑ زرعی اراضی اندازاً مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ 7 مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/6500 روپے۔ 3۔ گائے ایک عدد مالیتی اندازاً -/20000 روپے۔ نوٹ:۔ مذکورہ بالا زمین میں سے ساڑھے آٹھ ایکڑ زمین بچوں میں قبل وصیت تقسیم کر دی گئی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 روپے ماہوار بصورت زرعی اراضی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خان محمد چھٹہ گواہ شد نمبر 1 شمیم احمد نیر مربی سلسلہ وصیت نمبر 33881 گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف ولد خان محمد

مسل نمبر 54373 میں کاشف محمود عابد

ولد ٹھیکیدار محمود احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ مربی سلسلہ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 93/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 16 مرلہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/700000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/39000 روپے۔ 3۔ زرعی اراضی دس مرلہ مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4258 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف محمود عابد گواہ شد نمبر 1 نیر محمود نثار ولد ٹھیکیدار محمود گواہ شد نمبر 2 مجیب الرحمٰن ولد محمد حنیف

مسل نمبر 54374 میں راشد محمود گوندل

ولد چوہدری منظور احمد گوندل قوم گوندل پیشہ ہوٹل عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمدیہ ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میٹریل ہوٹل -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ہوٹل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد محمود گوندل گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود گوندل ولد منظور احمد گوندل گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 54375 میں مصباح راشد

زوجہ راشد محمود قوم کانواں جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمدیہ ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور ایک تولہ مالیتی -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مصباح راشد گواہ شد نمبر 1 راشد محمود گوندل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 54376 میں مبارکہ ریحانہ

بنت منظور احمد قوم بھٹہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ ریحانہ گواہ شد نمبر 1 نور محمد لیھبانی گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ

مسل نمبر 54377 میں صباح البشریٰ

بنت منظور احمد قوم بھٹہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صباح البشریٰ گواہ شد نمبر 1 نور محمد لیھبانی گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 54378 میں ارسلان حفیظ

ولد رانا حفیظ احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بائیسکل مالیتی -/2000 روپے۔ 2۔ کمپیوٹر مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ارسلان حفیظ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد سلیم وصیت نمبر 21885 گواہ شد نمبر 2 عطاء العلیم وصیت نمبر 35239

مسل نمبر 54379 میں چوہدری محمد اعظم

ولد چوہدری محمد اعظم قوم وڑائچ جٹ پیشہ کاشتکاری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 10 مرلہ پلاٹ کہکشاں کالونی ربوہ مالیتی -/700000 روپے کا 1/3 حصہ۔ 2۔ زرعی زمین 10 کنال واقع سدوکی مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ مکان 10 مرلہ واقع سدوکی مالیتی -/200000 روپے کا 1/3 حصہ۔ 4۔ ٹریکٹر 2 عدد مالیتی -/500000 روپے کا 1/3 حصہ۔ 5۔ ہارویسٹر مشین مالیتی -/800000 روپے کا 1/4 حصہ۔ 6۔ مویشی مالیتی -/100000 روپے کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے سالانہ بصورت ٹریکٹر و ہارویسٹر مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد اعظم گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شمس معلم سلسلہ وصیت نمبر 35230

مسل نمبر 54380 میں عابدہ پروین

زوجہ چوہدری محمد اعظم قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-8-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً -/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپے۔ 3۔ ترکہ از والد 14 مرلہ زمین مالیتی -/70000

روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عابدہ پروین گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شمس معلم سلسلہ وصیت نمبر 35230

مسل نمبر 54381 میں امتہ الحفیظ

زوجہ محمد آصف قوم ہنجراء جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 13 تولے مالیتی -/130000 روپے۔2۔سلائی مشین مالیتی -/10000 روپے۔3۔واشنگ مشین/ڈرائیر مالیتی -/10000 روپے۔4۔T.V بمعہ ٹرالی مالیتی -/20000 روپے۔5۔حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الحفیظ گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر2 عبداللطیف تبسم وصیت نمبر 31506

مسل نمبر 54382 میں عمران احمد

ولد چوہدری عطاء اللہ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔بائیسکل مالیتی -/3000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عمران احمد گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر2 عبداللطیف تبسم معلم سلسلہ وصیت نمبر 31506

مسل نمبر 54383 میں ندا ثناء اللہ

بنت چوہدری ثناء اللہ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ندا ثناء اللہ گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف تبسم وصیت نمبر 31506 معلم سلسلہ

مسل نمبر 54384 میں عدنان احمد

ولد چوہدری عطاء اللہ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عدنان احمد گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف تبسم معلم سلسلہ وصیت نمبر 31506

مسل نمبر 54385 میں ذیشان احمد

ولد محمد انور مرحوم قوم ساہی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ذیشان احمد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف تبسم معلم سلسلہ وصیت نمبر 31506

مسل نمبر 54386 میں بشریٰ پروین

بیوہ افضال خاور مرحوم قوم وڑائچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور ایک تولہ تین ماشہ مالیتی -/12500 روپے۔2۔بھینس ایک عدد مالیتی -/40000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ پروین گواہ شد نمبر1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر2 عامر افضال ولد افضال خاور مرحوم

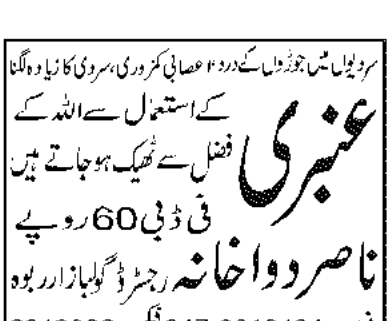

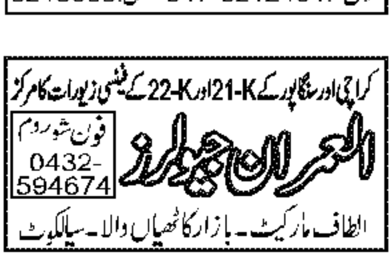

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح و شادی

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 2 دسمبر 2005ء کو میرے ماموں مکرم رانا مقبول احمد صاحب سیکرٹری وقف نو مصطفیٰ فارم کنری سندھ کی دو بیٹیوں کا نکاح مکرم رانا منیر احمد صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید مٹھی نے پڑھا۔مکرمہ شگفتہ کوثر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مصطفیٰ فارم کا نکاح مکرم رانا مسعود احمد صاحب ظفر ابن مکرم رانا منظور احمد صاحب مصطفیٰ فارم کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر ہوا جبکہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ مصطفیٰ فارم کا نکاح مکرم رانا ارشاد احمد صاحب ابن مکرم رانا محمد حسین صاحب مصطفیٰ فارم کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔اسی دن تقریب رخصتانہ ہوئی جس میں مکرم محمد یحییٰ صاحب صدر جماعت مصطفیٰ فارم نے دعا کروائی۔مکرمہ شگفتہ کوثر صاحبہ،مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اور مکرم رانا مسعود احمد صاحب مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کی پوتیاں اور پوتا ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو فریقین کیلئے یہ رشتے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

ولادت

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم طاہر احمد ارشد صاحب اور مکرمہ فوزیہ صاحبہ کو ساڑھے پانچ سال کے بعد مورخہ 23 نومبر 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام راضیہ رحمٰن فاطمہ تجویز ہوا ہے۔بچی مکرم قریشی ظفر حسین شاہ صاحب محب پور ضلع خوشاب کی نواسی ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک،صالحہ،خادمہ دین،باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد امین صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے خالو مکرم ظفر اللہ خان صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ 14 دسمبر کو وفات پا گئے۔15 دسمبر کو بیت المہدی میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی نے دعا کروائی۔مرحوم ملنسار خوش اخلاق مہمان نواز اور خاموش طبیعت کے مالک تھے ماسٹر کے نام سے معروف تھے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔مرحوم مکرم زاہد منظور صاحب کے والد محترم تھے۔

(بقیہ صفحہ 1)

پورے ہونے کی نوید سنائی۔ (حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ بعد میں شائع کیا جائے گا) ایک گھنٹہ اور پانچ منٹ کے افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں کارروائی جاری رہی۔

جلسہ سالانہ قادیان کے اس افتتاحی اجلاس کی کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کی اور ساتھ ساتھ انگریزی، عربی، فرنچ اور بنگلہ زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس طرح دیگر پیشگوئیوں کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو آپ نے 7 جنوری 1938ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں پہلی مرتبہ لاؤڈ سپیکر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن و حدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمنی کے لوگ اور آسٹریا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا۔ اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان میں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے اور بہت سے جلوے دیکھنے میں آئے وہاں دنیا بھر سے ہزاروں افراد و خواتین جلسہ میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹا اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں موجود کروڑوں احمدیوں نے اپنی اپنی جگہ پر احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس روحانی مائدہ کو اپنے سینوں میں اتارا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر جو ہزاروں کی تعداد میں مہمان تشریف لائے یہ بھی خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا نئے انداز اور شان سے ظہور ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت مسیح موعود کو 1882ء میں فرمائی کہ اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ قادیان کی تاریخ نے ایسے مناظر اس سے پہلے نہیں دیکھے تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فضلوں اور رحمتوں کو ہم پر مسلسل برساتا چلا جائے۔ ادارہ الفضل کی طرف سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو 114 واں تاریخی جلسہ سالانہ قادیان مبارک ہو۔

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تحریک عطیہ خون اور عطیہ چشم میں شامل ہوں۔

ولادت

مکرم چوہدری نصر احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محسن احمد صاحب آف ورجینیا امریکہ ولد مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب مرحوم آف گلگشت کالونی ملتان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد مورخہ 25 نومبر 2005ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام عائزہ انوار تجویز ہوا ہے۔ یہ مکرم محسن احمد صاحب چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف چک نمبر 366/W.B کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب مرحوم آف جدہ کے نواسے ہیں۔ بچی کے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ہارون الرشید صاحب نمائندہ مینیجر توسیع اشاعت الفضل چندہ جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں اضلاع منڈی بہاؤ الدین، جہلم، چکوال کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27 دسمبر 2005ء

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:14

ماشاء اللہ گیزر
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5153706-0300-9477683

گجر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
فون آفس: 047-6215857
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

عثمان الیکٹرونکس
4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ایئر کنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
7231680
7231681
7223204
7353105
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ بیڈیال گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل 70CC
نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلیوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (ساجد جنرل مینیجر PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

Pride Tours رینٹ اے کار۔ نئی گاڑیاں کرایہ پر
دستیاب چوبیس گھنٹے سروس احمدی حضرات کیلئے خصوصی رعایت
90H کمرشل ایریا ڈیفنس لاہور فون: 042-5729217
0300-4835265 رابطہ ربوہ: 0300-7713289

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH Shop:047-6213649 Res:6211649

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما: صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 049-4423173 - 047-6214510

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ
علی اسٹیٹ
ALi EXPORT & IMPORT
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN.LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
Germany:tel 00496155823270
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

C.P.L 29-FD